بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر مکرم و معظم شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مد ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیروعافیت ہونگے۔

جناب کا گرامی نامہ موصول ہوا، تبلیغی جماعت کے موجودہ اختلاف وانتشار کو ختم کرنے کے سلسلے میں آنجناب کی فکر و کوشش یقینا قابل قدر و ستائش ہےاور آپ جیسے عالمی شخصیت واقعی اسکا اہل بھی ہیں، اس اختلاف کی وجہ سے دنیا کے مخلصین اور ملت کا درد رکھنے والا ہر شخص فکر مند ہے، حقیقت یہی ہے کہ یہ سب کچھ ہماری ہی شامت اعمال کے نتائج ہیں، اللہ تعالی محض اپنے فضل وکرم سے عفوودرگذار کا معاملہ فرمائے اور امت مسلمہ پر رحم فرما کر ہر طرح کے فتنوں سے حفاظت فرمائے، ہر طرح کے انتشار وخلفشار کو ختم فرما کر اتفاق واتحاد قائم فرمائے۔

حضرت والا نے اپنے مکتوب گرامی میں بنگلہ دیش میں تبلیغی جماعت کے اختلاف کی سنگینی پر بطور خاص جو تشویش کا اظہار فرمایا ہے، وہ ہم سب کے لیے بھی نہایت قلق و تشویش کا باعث ہے، ہم سب کی شب و روز کی دعائیں اور کوششیں اس وقت اسی پر لگی ہوئی ہیں کہ یہ فتنہ ٹھنڈا ہو اور اپنے قابوکے مجمع کو ہماری طرف سے ہر وقت یہی تاکید ہے کہ اختلاف میں حدود سے تجاوز کی ہرگز اجازت نہیں، جس کا الحمد للہ خاطرخواہ اثر ہوا ہے، تاہم جیساکہ آنجناب کو بھی اندازہ ہوگا کہ ایک مجمع اس سلسلے میں بے حد جذباتی ہیں یہ لوگ آئے دن نئے نئے پروپیگنڈے اور محاذ کھڑا کرتے رہتے ہیں اور پھر اپنے حزب مخالف پر جھوٹا الزام عائد کرتے رہتے ہیں شروع ہی سے انکی یہی حرکت جاری ہے حالانکہ ملک کے مقتدی و معتمد علیہ علماء کرام انکو مختلف طریقے سے بڑے خیر خواہانہ انداز میں سمجھانے کی ہر ممکن اقدام اور کوشش کی، مگر افسوس کہ وہ لوگ علماء کرام کی فہمائش کو یکسر نظر انداز کرکے علماء کو فریق مخالف بنا کر مولانا سعد صاحب کی اطاعت پر ڈٹ گئے، ٹونگی میدان میں گذشتہ ایکم دیسمبر کو بے قصور علماء وطلباء پر ایسا ظالمانہ حملہ کیا جسکا نظیر تاریخ میں ملنا مشکل ہے، اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ پھر علماء طلباء ہی پر الزام عائد کیا ہے، چند دن پہلے ایک پروپیگنڈا کیا کہ کشورگنج میں ایک آدمی کے جسم پر کچھ نہ معلوم لوگوں نے پٹرول ڈالکر آگ لگا دیا، آخر وہ آدمی شہید ہو گیا اور پھر فریق مخالف پر الزام عائد کرکے اسکی خوب تشہیر کی کہ مولانا زبیر اور انکے لوگوں نے یہ کام کیا- حالانکہ اسکی ثبوت نہ انکے پاس ہے نہ کسی اور کے پاس ہے، اور اس قسم کے نازیبا وشرمناک واقعات میں وہی پیش پیش ہے۔

اصل اختلاف کے سلسلے میں خدمت اقدس میں نہایت مؤدبانہ عرض ہے کہ آپسی مذاکرات کے بعد اب تک کی تحقیق سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جماعت کے بعض اہم ذمہ دار حضرات کے افکار جنہیں ہم ایک عرصے سے بہت غور سے

اپنے یہاں کے اجتماعات میں ہونے والے بیانات میں سنے آرہے تھے اور نصیحۃ للہ اس کی اصلاح کی کوشش بھی کرتے آئے ہیں۔ یہ غلط افکار ہی سارے انتشار و خلفشار کا سبب ہے اور ان کا قابل اعتراض فکری رخ کسی طرح بھی ایسا نہیں ہے کہ اس سے مصالحت کی گنجائش ہو۔ آنجناب کی خدمت ہی میں گذارش ہے آپ ہی فرمائیں کہ جمہور سے ٹکراتے ہوئے ان خیالات کی اشاعت پر کیونکر نکیر نہ کی جائے اور کس طرح پوری امت کو بے راہ روی کے حوالے کر دیا جائے۔ اس خیال نے ہم کو بے انتہا پریشان کر رکھا ہے کہ چند سالوں کے بعد جب یہ خیالات پوری دنیا میں جڑ پکڑ چکے ہوں گے اور آج کے موجودہ اکابر اہل علم دنیا سے جا چکے ہوں گے، تب امت کا کیا ہوگا؟ ان افکار کے منفی نتائج کا ہم اپنے ملک میں کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

خاص کر مولوی محمد سعد صاحب جمہور امت کی راہ سے صریح شذوذ اختیار کر چکے ہیں اور ان کے استدلال و استنباط کے انداز سے ایسا لگنے لگا ہے کہ وہ شاید اپنے آپ کو مجتہد کے درجے پر فائز سمجھتے ہیں تبلیغی جماعت سے وابستہ کم علم عوام کو انھوں نے اپنے باطل نظریات میں الجھا کر رکھ دیا ہے، یہ ان کا ایک خاص نظریہ بن چکا ہے، جس کو چلانے پر وہ بہت زور ڈالتے ہیں۔ وہ صحابہ کرام کی سیرت کے حوالے سے ماضی کے اسلاف اور موجودہ اکابر پر تنقیدیں کر کے علماء اور عوام کے ایک بڑے طبقے کی نگاہ میں وہ بے اعتبار بن چکے ہیں اور وقتا فوقتا ایسے بیانات جاری کر رہے ہیں جن سے وقت کے معتمد علمائے کرام، اصحاب افتاء اور حضرات مشائخ کا اعتماد سخت متاثر ہو رہا ہے ابھی ۳۱ مئی ۲۰۱۹ء بروز جمعہ عشاء کے بعد حیاۃ الصحابہ کی تعلیم میں موصوف نے یہ بیان جاری کیا ہے:

(موبائل پر قرآن پڑھنے اور سننے کے بارے میں) جواز کے فتوے تو سبحان اللہ جو چاہے کرو، بجائے اسکے کہ اتباع سنت پر امت کو لایا جائے اور سنت کے طریقے امت کو تعلیم دئے جائیں ہر چیز کو جائز کہہ کر آزاد ہو گئے۔ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ اپنی رائے پر چلیں گے، وہ لوگ سنتوں کے دشمن ہوں گے۔

حضرت والا ہی فرمائیں اعداء السنن کی چوٹ کس پر پڑ رہی ہے؟ نرے عوام کے مجمع میں (ہر چیز کو جائز کہہ کر آزاد ہونیکا طعنہ) ہمارے اہل افتاء کے علاوہ اور کس کو داغدار کر رہا ہے؟

ہم کو اب اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب دانستہ یا نا دانستہ تبلیغی جماعت کو صرف اپنے نظریات کی ترویج دینے کے لیے تختۂ مشق بنا رہے ہیں اور حد یہ ہے کہ وہ اطاعت پر بیعت لے رہے ہیں، بیعت کے سلسلے میں وہ یہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صرف تین حضرات (حضرت مجدد الف ثانی رح، حضرت مولانا الیاس صاحب رح اور حضرت مولانا یوسف صاحب رح) کی بیعت سنت کے موافق ہے ورنہ سب ہی ناقص یعنی سنت کے خلاف ہے۔ آپ کے یہاں صورت حال مختلف ہو سکتی ہے، لیکن ہمارے ملک میں اور بہت سے ممالک میں ایک بڑا سادہ لوح طبقہ بیعت کے بعد ان کی اندھی عقیدت اور اطاعت کرنے ہی کو فرض عین کا درجہ سمجھ رہا ہے اور اس سلسلے میں کوئی بھی فہمائش نہ

صرف بے اثر معلوم ہو رہے ہیں، بلکہ اسکے اندر بے حد اشتعال پیدا کر دیتی ہے، ایسالگتا ہے کہ یہ طبقہ اب ایک فرقہ کی صورت اختیار کر چکا ہے –

بناء بریں ہم ان کی فکری بے راہ روی سے، اپنے عوام کو جو شرعی نزاکتوں سے نا واقف ہوتے ہیں صاف لفظوں میں آگاہ کرنا اور ان سے علیحدہ رہنے کی تاکید کرنا شرعی فریضہ سمجھتے ہیں اورفکری انحراف کی اصلاح کے بغیر ان کی ہمنوائی کو دین کے لیے سخت نقصاندہ سمجھتے ہیں، ہم علماء نے متفقہ طور پر یہ طے کیا ہے کہ اپنی سادہ لوح عوام کو ان کا تختہ مشق نہ بننے دیا جائے اور اپنے ملک میں ان کی غلط باتوں کی ترویج پر قدغن لگا نے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، چنانچہ ہم نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ موصوف کے ہمارے ملک میں آنے پر پابندی لگا ئی جائے کہ ہم اپنے عوام کو کسی صورت میں ان کے حوالے نہیں کر سکتے۔

اس سلسلے میں بالکل واضح موقف اختیار کرنے ہی کا یہ نتیجہ ہوا کہ الحمد للہ جماعت سے متعلق ایک بڑا طبقہ اورعام مسلمانوں کا تقریبا سارا طبقہ ان افکار کی خطر ناکیوں سے آگاہ ہو کر ان سے محفوظ رہ سکا، اب مسائل صرف ان طبقہ کی طرف سے در پیش ہیں جو ان کی اطاعت سے علیحدگی اختیار کرنے والوں کو باغی شمار کرتا ہے اور ہر طرح کا تشدد روا رکھنا اپنا فرض منصبی سمجھتاہے، خود آں موصوف کے بیانات میں جو اشتعال انگیز اشارے ہو تے ہیں، اس کا یہ لازمی اثر بھی ہے، صرف ایک اقتباس خدمت اقدس میں بہ غرض ملاحظہ پیش ہے:

میں بہت ضروری بات عرض کر رہا کہ ہمارے یہاں اپنے لئے کوئی مطالبہ نہیں ہے، ہمیں یہ چاہیے، ہمیں یہ چاہیے، کیونکہ جو لوگ مطالبہ کرتے تھے، وہ ایمان والے نہیں کہلاتے تھے، سنوغور سےکہ اپنے لیے مطالبہ کرتے ہیں- ایک آدمی تھا عامربن طفیل، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ کیا، کہ پہلا میرا مطالبہ یہ ہے، پہلا میرا مطالبہ یہ ہےکہ آپ مجھے نبوت میں اپنے ساتھ شریک کریں- ہاں- یہ نبوت اور یہ مقام آپ کے پاس کیوں ہے، اگر آپ اس کو مان جاتے ہیں تو پھر ہماری آپ کی کوئی لڑائی نہیں ہے، ہم مل جل کر دونوں کام کریں گے اور اگر آپ یہ نہیں مانتے، تو پھر آپ یہ لکھ کر دے دیجئے کہ جب آپ مریں گے، دنیا سے جائیں گے، ہاں- روایت میں دیکھو- تو میں آپ کی جگہ خلیفہ رہوں گا، یا شراکت یا خلافت، عجیب بات ہے، آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہوگا، یہ بھی نہیں ہوگا نبوت اللہ کی طرف سے ملتی ہے جس کو ملتی ہے- یہ بھی نہیں ہوگا، یہ بھی نہیں ہوگا-تو اس نے تیسری بات رکھی یہ بہت غور سے سننے کی ہےکہ چلو تو ایسا کام کریں کہ ہمارا بھی کام چلے اور آپ کا بھی کام چلے، علاقے تقسیم کر و، ہاں- دیکھو روایت- علاقے تقسیم کرو، آپ دیہات کا علاقہ لے لو، مجھے شہر کا علاقہ دے دو، آپ کا کام الگ ہو، میرا کام الگ ہو- ہاں جی-آپ کے آدمی میرے یہاں دخل

نہیں دیں گے، میرے آدمی آپ کے یہاں دخل نہیں دیں گے، تو الگ الگ ہو کر کام کریں، فرمایا یہ بھی نہیں ہوگا، علاقوں کی تقسیم بھی نہیں ہوگی، تو اس نے کہا کہ پھر اس بات کو آپ مان لیجیے کہ میں ہزاروں گھوڑے لے کر اور گھڑ سوار لے کر آپ سے مقابلہ کروں گا،- فرمایا- ہاں یہ کر لو- یہ کر لو- روایت میں ہے کہ عامر بن طفیل وہاں سے اٹھا آپ کے پاس سے- مشرک تھا- وہاں سے اٹھا اور ایک انصاری عورت کے گھر گیا، وہاں جاکر لیٹا ہی تھا کہ اس کے بدن میں ایک + طاعون کا پھوڑا نکلا اور اتنا بڑا پھوڑا تھا کہ وہ اس کو دیکھ کر کہتا تھا کہ غدة کغدة البكر، یہ تو ایسا پھوڑا ہے جیسے کسی جوان اونٹ کا نکلتا ہے- اسی میں وہ مر گیا، تو ہیں نے عرض کیا کہ یہ کام مشرکین کا ہوتا تھا کہ وہ نبوت کے مقام کو بجائے اطاعت پر آنے کے وہ شراکت بھی چاہتے تھے اور نبوت کے تاج کو چھیننا بھی چاہتے تھے۔ حسد کرتے تھے، حالانکہ نبی کو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں تھے، لیکن آپ سے عہدے اور مقام سے حسد کرتے تھے، اس لئے ہم نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں احتیاج ہے۔ احتجاج نہیں ہے، مطالبہ نہیں ہے، جب مطالبے ہونگے، تو دوریا ہونگی"-(بیان بتاریخ ۲۰۱۸/۱۰/۲۹ء بعد مغرب) تو کیا اب کوئی ایمان والا اگر کچھ مطالبہ کرے وہ ایمان والا نہیں کہلائینگے؟

بنگلہ دیش کے ٹونگی میدان کے واقعہ کو ہم اسی طرح کے بیانات کا نتیجہ سمجھتے ہیں؟ اگر اختلاف ہو بھی گیا تھااور اتحاد و اتفاق کی کوئی صورت ممکن نہیں تھی، تو کم از کم اپنے ماتحت طبقے کو اکرام مسلم کے اصول کے تحت کام کرنے کی تاکید کی جاتی لیکن افسوس صد افسوس کہ ایک سربراہ اپنے سادہ لوح متبعین کو ایسے واقعات سنا کر کس بات پر آمادہ کر رہا ہے؟ اور فتنہ انگیزی کے اس طوفان میں عوام بیچاروں کا کیا قصور ہے؟ اور اس طرح کی ذہنیت کی حامل شخصیت کے سامنے مصالحت کی مخلصانہ کوششیں کس حد تک نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں؟

اس بناء پر اس جماعت کے تحفظ اور امت مسلمہ کے حق میں اس کے اعتماد کو باقی رکھنے کے لئے یہی صورت مناسب معلوم ہوئی کہ ہم اپنے ملک میں ان افراد کی بھر پو ر تائید کریں جو علماء کی رہبری میں حدود کی پوری رعایت کے ساتھ اکابر تبلیغ کے بے غبار طرز کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے ہیں اور اختلاف میں حدود کے پابند ہیں۔

حضرت والا کے علم میں یہ بات بھی لانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں جو اشتعال انگیز اور نزاع و مخاصمت کے واقعات رونما ہوئے ہیں ،ان میں سے بیشتر مولوی محمد سعد صاحب کے متبعین کی طرف سے پیش آئے ہیں جو بزعم خود اپنے کو اطاعتی طبقہ سے تعبیر کرتے ہیں ،جبکہ دوسرے فریق نے مظلوم اور اکثریت میں ہونے کے باوجود کوئی انتقامی کارروائی کرنے کے بجائے صبر وضبط سے کام لیتے رہے، ٹونگی میدان میں جو واقعہ رونما ہوا اسکے عینی شاہدیں موجود ہیں، جسکی تفصیلات پورے ثبوت و شواہد کے ساتھ پیش کی جا چکی ہیں جسکی کاپی منسلک ہے۔

اخیر میں عرض گزار ہیں مذکورہ پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مصالحت کی ہر ممکن کوشش میں ہم آنجناب کے ساتھ ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اس سلسلے کی مخلصانہ کوششوں کا کوئی مثبت نتیجہ جلد امت مرحومہ کے درد کا مداوا بن سکے وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

فقط والسلام

(۱) حضرت مولانا احمد شفیع صاحب (مہتمم جامعہ اہلیہ دار العلوم معین الاسلام ہاٹہزاری، چاٹگام بنگلہ دیش وصدر وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۲) حضرت مولانا اشرف علی صاحب (سینیئر نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۳) حضرت مولانا نور حسین قاسمی صاحب (نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۵) حضرت مولانا انور شاہ صاب بن حضرت مولانا اطہر علی صاحب رح (نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۶) حضرت مولانا مفتی وقاص صاحب (نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۸) حضرت مولانا جنید بابونگری صاحب (نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۷) حضرت مولانا ساجد الرحمن صاحب (نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۹) حضرت مولانا انس مدنی صاحب (نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۱۲) حضرت مولانا عبد القدوس صاحب میرپور (نائب صدر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۱۵) حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب (~~نائب صدر~~ وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(٤) حضرت مولانا عبد القدوس صاحب (ناظم اعلی وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۱۱) حضرت مولانا محفوظ الحق صاحب (نائب ناظم اعلی وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۱۰) حضرت مولانا نور الامین صاحب (نائب ناظم اعلی وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(۱۳) حضرت مولانا شیخ احمد صاحب (ممبر، وفاق المدارس العربیۃ بنگلہ دیش)

(١٤) حضرت مولانا مفتی میزان الرحمن سعید صاحب (بانی ورئیس مرکز الشیخ زکریا، ڈھاکہ)

(۱۶) حضرت مولانا مفتی ارشد رحمانی صاحب بن حضرت مولانا مفتی عبد الرحمن صاحب رح (مہتمم اسلامک ریسرچ سینٹر بشوندھرا)

(۱۷) حضرت مولانا مفتی روح الامین بن شمس الحق فریدپوری رح (مہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم خادم الاسلام گوہر ڈانگا فریدپور)